ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

کتاب: تذکرہ وسوانح خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی
ضخامت: ۲۵۶ صفحات ہدیہ: ۳۰۰ روپے ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اپنے دور کے مسلم شیخ طریقت' مذہبی پیشوا اور علماء دیوبند سے نسبت رکھنے والی تمام دینی جماعتوں اور اداروں کے پشتیبان اور سرپرست تھے۔ آپ اسلاف اور قرون اولیٰ کے بزرگوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے' محمد عربی ﷺ کی محبت اور عشق ان کی حیات مستعار کا عزیز ترین سرمایہ تھا' عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وہ زندگی بھر کوشاں رہے' اس مشن سے وابستگی نے ان کے ارادوں کو توانائی اور حوصلوں کو برنائی عطا کی۔ دشمنان رسول کے خلاف انہوں نے ایک طویل جنگ لڑی اس راہ میں کئی مشکل مرحلے بھی آئے مگر ایک لمحے کے لئے بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ محمد عربیؐ کے فیض محبت نے ان کے دل میں خوف خدا کو اس درجہ راسخ کردیا تھا کہ وہ حکمرانوں اور سیاستدانوں کو پرکاہ سے زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کا ذکر خیر ان کے سوانح کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی سوانح کو اپنے سیال اور ادب کی چاشنی سے معمور قلم سے امت کے سامنے پیش کردیا ہے۔

دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین اور جامعہ حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق اکثر نجی محفلوں میں اپنے قابل فخر شاگرد مولانا عبدالقیوم حقانی کے بارے میں فرماتے ہیں "والنالہ التصنیف " یعنی اللہ نے مولانا حقانی کے لئے تصنیف وتالیف کے کاموں کو مسخر اور آسان کردیا ہے۔ مولانا حقانی نے اکابر کی سوانحات لکھنے کا جو زریں سلسلہ شروع کیا ہے وہ قابل داد اور لائق تحسین ہے۔ ان کی اس کاوش سے مسلمانوں کے عام طبقات اور نوجوان نسل کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔____ پیش نظر کتاب تذکرہ وسوانح خواجہ خان محمد گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب پڑھنے کے قابل ہے اور عمل کے لئے سیڑھی کی مانند ہے۔ امید ہے قارئین اس کاوش کی قدر کریں گے اور کتاب خرید کر خود بھی مطالعہ کریں گے۔ اور احباب کو بھی تحفہ میں بھیجیں گے۔

کتاب: ہماری تعلیمی زبوں حالی تصنیف: مولانا سعید الحق جدون
ضخامت: ۱۶۰ صفحات قیمت: ۶۰ روپے ناشر: جدون پبلی کیشنز صوابی

ایک اچھا نصاب تعلیم وہ ہے جس میں حقیقی اسلامی علوم اور عصری ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو' جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور زمانے کے حالات سے ہم آواز ہو' اور جیسے مخلص وذی استعداد اساتذہ پڑھانے والے ہوں' اسی نظام و

نصاب سے اچھے اور معیاری افراد تیار ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے اس حوالے سے دینی مدارس اور عصری تعلیمی اداروں یعنی سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب ہائے تعلیم کا ہمیشہ اصلاحی وتنقیدی جائزہ لیتے رہنا ضروری ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''ہماری تعلیمی زبوں حالی...... اسباب اور تدارک'' اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے' جس کی تالیف دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار اور مایہ ناز فاضل مولانا سعید الحق جدون نے کی۔ مولانا موصوف کے قلم سے کئی کتابیں منصۂ شہود پر آئی ہیں ان کا ایک اہم اور زرین کارنامہ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب سے دوران درس سنے ہوئے زرین ملفوظات اور امالی جمع کرنا ہے۔ اس کتاب پر کافی حد تک کام ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب منظر عام پر آئے گی۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولف نے دینی وعصری نظام ونصاب کا تنقیدی واصلاحی جائزہ پیش کیا ہے۔ ماشاء اللہ مولف نے نہایت عرقریزی سے کام لیا ہے۔ کتاب میں انہوں نے جو عناوین اور موضوعات منتخب کئے ہیں۔ وہ انتہائی جاذب اور دلکش ہیں۔ کتاب کی ثقاہت کے لئے دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا اسم گرامی کافی ہے۔ جنہوں نے پیش لفظ کے زیر عنوان اپنے زریں خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''ہمارے ملک میں عرصہ دراز سے دو نظامہائے تعلیم چل رہے ہیں' اور اسی طرح دو ہی نصاب تعلیم ایک عصری علوم وفنون کا نظام ہے' اور دوسرا دینی مدارس میں پڑھایا جانے والا نظام تعلیم۔ ظاہر ہے کہ دونوں کے نصاب میں فرق ہے۔ جو حضرات عصری علوم سے آگاہ ہیں' وہ عصری علوم کے نظام اور نصاب سے مطمئن نہیں اور علماء دینی مدارس کے ماہر ہیں۔ وہ دینی مدارس کے نظام ونصاب تعلیم سے شکوہ کناں ہیں۔ ان تمام ناقدین کا نکتہ نظر یہ ہے کہ بلکہ ان کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ یہ دونوں نظامہائے تعلیم عصری تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں اور نہ زمانے کے حالات سے ہم آواز اور موافق ہیں۔ اس لئے اس پر بحث وتمحیص کا سلسلہ جاری ہے' کچھ حضرات اس کے حق دلائل دیتے ہیں' اور بعض حضرات اس کے مخالف اپنا نکتہ نظم بیان کررہے ہیں۔ یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ ہمارے جامعہ حقانیہ کے فاضل محترم مولانا حافظ سعید الحق جدون نے دونوں نظامہائے تعلیم اور ان میں پڑھائے جانے والا نصاب کا ایک حقیقت پسندانہ اور محققانہ جائزہ پیش کیا' اور ان دونوں نظاموں اور نصابوں میں جو سقم اور کمی ہے' اس کی نشاندہی کی اور جہاں جہاں بھی افراط وتفریط ہے اس کو بھی واضح کیا۔ امید ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے والوں اور نصاب تعلیم سے وابستہ ذمہ داروں کے لئے اس مقام میں بہت کچھ مواد موجود ہے۔ ___ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے' باب اول میں سکولوں اور کالجوں کے نظام ونصاب کے بحران کے اسباب بیان کئے ہیں' اس باب میں تعلیمی پالیسی کی تیاری سے لے کر امتحانات کے نتائج تک ہر شعبے اور ہر ہر پہلو پر ماہرانہ اور دانشمندانہ انداز سے بحث کی ہے۔ بحث کا انداز انتہائی حد تک متوازن ہے۔ دوسرے باب میں درسی نظامی کا تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد درس نظامی پر اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں اور ساتھ ہی مدارس کے نصاب کی اصلاح کے لئے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔

اس سے دینی عصری علوم کے حامل افراد استفادہ کرسکتے ہیں' یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ہر دینی عصری لائبریری کی زینت بنایا جائے' یہ کتاب دارالعلوم حقانیہ کے مکتبہ ایوان شریعت میں دستیاب ہے۔